۷۸۶

احترامِ قرآن مجید

لاؤڈ اسپیکر اور ٹیپ ریکارڈر
پر قرآن مجید کی تلاوت اور اس
کے دٹ احترام سے متعلق استفتاء
اور اس کے شرعی جوابات

pdf scan
اسلامی فاونڈیشن بنارس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ
فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا
لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(قرآن مجید۔ سورۃ انفال)

ترجمہ:۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو خوب دھیان لگا کر سنو اور خاموش رہو، توقع ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم پر رحم کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالافتاء واسمائے گرامی مفتی حضرات

دارالافتاء	مفتی حضرات
۱۔ دارالافتاء جامعہ مظہر العلوم بنارس	حضرت مولانا مفتی نیاز احمد صاحب
۲۔ دارالافتاء جامعہ مطلع العلوم کمن گڈھا دارالمسنی	〃 مولانا ارشد اعظمی صاحب
۳۔ دارالافتاء مدرسہ چراغ علوم رسول پورہ	〃 مولانا محمد نصیر الدین صاحب
۴۔ دارالافتاء مدرسہ ضیاء العلوم کچی باغ	〃 قاضی فضل احمد مصباحی صاحب
۵۔ دارالافتاء مدرسہ حنفیۃ العلوم جلالی پورہ	〃 مولانا غلام النور صاحب
۶۔ الجامعۃ الحمیدیہ نوریہ۔ شکر تالاب	〃 مولانا معین الدین احمد صاحب

مقصدِ اشاعت

یہ مختصر سا کتابچہ برادرانِ اسلام کی خدمت میں اس عزم سے پیش کیا جارہا ہے کہ ایک ایسے دینی مسئلے میں ان کو شریعت مطہرہ کا حکم معلوم ہو جائے جس میں غالباً لاعلمی کی بنا پر عام طور پر لوگوں سے غلطی ہوتی ہے۔ لوگ برکت اور ثواب کی امید میں ایسا کرتے ہیں حالانکہ الٹے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

قرآن مجید کلام الٰہی ہے۔ اس لئے وہ اس دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہو سکتی ہیں ان سب سے زیادہ قابلِ احترام و تعظیم اور مقدس چیز ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا بخشا ہوا قانون اور مسلمان کا دستورِ زندگی ہے۔ قرآن کا ہر لفظ بلکہ ہر حرف متبرک و مقدس ہے اور اس کی تلاوت پر بے حساب ثواب مقرر ہے لیکن قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اسے سننے کے بھی آداب اور حقوق بتلائے گئے ہیں۔ اگر ان کی پابندی نہ کی گئی تو ثواب گناہ میں بدل سکتا ہے۔ قرآن مجید کی عظمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ عرشِ الٰہی اور لوحِ محفوظ سے منتقل ہو کر جبریل امین کے ذریعہ یہ کلام زمین پر آیا اور حضور سرورِ کائنات ؐ کے قلب مبارک پر اس کا نزول ہوا، اور حضورؐ نے یہ امانتِ الٰہی بندوں کے سپرد کی۔ قرآن میں فرمانِ الٰہی ہے کہ اس صحیفے کو صرف پاک صاف لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ لہٰذا غسل کی حاجت ہو تو غسل کئے بغیر اور کسی بھی دیگر شخص کو وضو کئے بغیر قرآن مجید کو چھونا بھی منع ہے۔

قرآن کریم کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص اسے کھلی آواز سے

پڑھ رہا ہو تو ہر مسلمان جس کے کانوں میں یہ آواز جاری ہو اسے فوراً سے سننے اور کسی سے کوئی بات چیت ہرگز نہ کرے۔ بلکہ خاموش رہے نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس حکمِ الٰہی کی آج ہمارے معاشرے میں بہت خلاف ورزی ہو رہی ہے جب سے ساری دنیا میں الیکٹرونک آلات کا چلن عام ہوا ہے مذہبی تقریبات میں بھی اس کا استعمال ہو رہا ہے۔ اذان، نماز، خطبہ اور وعظ تقریر میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو جائز قرار دیا گیا ہے لیکن تراویح اور شبینہ میں لاؤڈ اسپیکر سے حافظ کی آواز دور تک پہونچتی ہے، گھروں ہوٹلوں دکانوں بازاروں میں اسکو لوگ سنتے ہیں اور بات چیت بھی کرتے ہیں، اسی طرح سے مشہور قاری حضرات کے آڈیو کیسٹ جو بازار میں دستیاب ہیں گھروں اور دیگر جگہوں میں ٹیپ ریکارڈر سے بلند آواز سے سنائے جاتے ہیں اور ان کا احترام نہیں ہو پاتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس آواز کو پھیلانے والے اور اس کا احترام نہ کرنے والے سامعین دونوں گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہم نے اس بارے میں شریعت کا حکم جاننے کیلئے بنارس شہر کے کئی دینی مدارس کے دارالافتاء سے رجوع کیا، ہم ان مرکزوں کے مفتیانِ کرام کے مشکور ہیں کہ انہوں نے شریعت کی روشنی میں دلائل کے ساتھ ہمارے استفسار کا جواب عنایت فرمایا جسے افادۂ عام کیلئے کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے، واضح رہے کہ فتاوے دیوبندی اور بریلوی دونوں مسالک کے علماء کے ہیں لیکن اس مسئلے میں سب متفق الرائے ہیں اس سے ثابت ہے کہ یہ مسئلہ گروہی اختلافات سے بالاتر ہے اس لئے ہمیں پوری توقع ہے کہ ہر مسلمان ان مقتدر علمائے کرام کی رہنمائی کو بلا چون و چرا سر جھکا کر تسلیم کریگا اور عمل کریگا۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ!

استفتاء بابت تلاوتِ قرآن پاک بذریعہ لاؤڈ اسپیکر

محترم حضرات علماء کرام ومفتیان عظام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ
ذیل کے دینی مسئلہ میں از روئے شرع فتویٰ صادر فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ عامۃ المسلمین کو عمل صالح کا صحیح راستہ مل سکے اور وہ غلطی سے بچ سکیں

(۱) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کلام پاک کی تلاوت ہورہی ہو تو سُننے والے بغور سُنیں اور خاموش رہیں یہ حکم مخصوص مجلس کیلئے ہے یا عام مسلمانوں پر بھی، جس کے کان میں آواز پہنچے۔

(۲) مختلف مواقع و شب برات و رمضان المبارک میں عصر سے فجر تک مسجد میں اور نجی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تلاوت کلام پاک کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس کی آواز دور دور تک گھروں میں اور بازاروں میں پہنچتی ہے اور لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں یا سوتے ہیں اور توجہ و دھیان نہیں دے سکتے۔

(۳) اکثر دوکاندار اور گھر والے برکت و سعادت کی نیت سے کیسٹ کے ذریعہ خالص تلاوت کلام پاک یا ترجمہ کے ساتھ تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں لیکن وہاں پر موجود اشخاص متوجہ نہیں ہوتے اور نہ غور سے سنتے ہیں بلکہ اپنے شغل میں مصروف رہتے ہیں۔

(۴) سجدۂ تلاوت کی آیت مذکورہ طریقوں سے سنائی دے تو اس کا کیا حکم ہے۔

مذکورہ بالا مسئلہ میں قباحت یا گناہ ہے یا نہیں ـــ اگر ہے تو کس درجہ کی یعنی حرام، ناجائز یا مکروہ ـــ اور لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کلام کا اہتمام کرنے والے و حُفّاظ حضرات اور غیر متوجہ سامعین کس حد تک

ذمہ دار ہیں۔ فقط والسلام۔

حافظ ابوالکلام انار کی باغ	حافظ ابوالکلام محلہ قطبن شہید
حافظ محمد خلیل محلہ کتواپورہ	حشمت اللہ مہتو عالم پورہ
حافظ عبدالمتین محلہ قطبن شہید	عبدالحمید حسن پورہ
بدرالدین محلہ عالم پورہ	حافظ محمد بدر عالم چوب لعل خاں
محمد زبیر خاں حسن پورہ	

الجواب ①

۸۳۱/۱۴۱۴ — ہوالمصوب للصواب

(۱) صورت مسئولہ میں جہاں کہیں قرآن پاک کو پڑھا جائے تو اس کا سننا ہر سننے والے پر واجب ہے اور اگر آواز نہ سنائی دے تو بھی خاموش رہنا واجب ہے قرآن کریم میں ہے "اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون (سورہ انفال)

(۲) فی نفسہ قرآن پاک کا پڑھنا عبادت اور باعث ثواب ہے لیکن لاؤڈ اسپیکر میں تلاوت قرآن پاک کا اس طرح اہتمام کرنا جس سے قریب اور دراز کے گھروں میں آواز تلاوت قرآن پاک پہونچتی ہو اور مسلسل قرأت ہونے کے باعث لوگ واجب (یعنی قرآن پاک کا سننا اور خاموش رہنا) پر عمل نہ کر سکیں تو ایسی صورت میں اہتمام تلاوت قرآن پاک کرنے والے اور خود حفاظ کرام پر لازم ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر قرآن پاک نہ پڑھیں تاکہ لوگ گناہ کبیرہ سے محفوظ رہ جائیں۔

(۳) مروجہ طریقہ قرآن پاک سے لاتوجہی اور ضعف ایمان کی علامت ہے اس طرح کا فعل درست نہیں ہے۔

(۴) آیت سجدہ کی تلاوت سے پڑھنے والے اور تمام سننے والوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے خواہ لاؤڈ اسپیکر سے پڑھا گیا ہو۔ آیت سجدہ بالقصد سنا یا بغیر ارادہ کان تک آواز آئی آیت سجدہ کے پہونچ جانے سے سجدہ لازم ہو جاتا ہے البتہ اگر کسی غیر مکلف کی جانب سے قرأت ہو تو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔ مثلاً طوطے نے آیت سجدہ کو پڑھا یا ٹیپ، امشین سے آیت سجدہ پڑھا گیا تو ایسی صورت میں سجدہ لازم نہیں آتا۔ ولا تجب بسماع من الصدی والطیر۔
(ص ۱۲۱ باب سجود التلاوۃ جلد اول تعامی)

واللہ تعالیٰ اعلم

نیاز احمد البنارسی
دارالافتاء جامعہ مظہر العلوم، بنارس

الجواب (۲)

ج ۳۷۲ الجواب الصواب بتوفیق الملک الوہاب

صورت مسئولہ میں (۱، ۲، ۳، ۴) مساجد و مجالس میں رمضان وغیر رمضان میں مذکورہ طرز پر لاؤڈ اسپیکر و ٹیپ ریکارڈ سے تلاوت قرآن نشر کرنا اور ترجمہ سنانا قرآن پاک کے اکرام و تعظیم و احترام کے خلاف ہے، اس سے قرآن پاک کی توہین و بے ادبی ہوتی ہے، مفسرین نے لکھا ہے کہ اسکی قرأت کا حق سامعین پر یہ ہے کہ پوری فکر و توجہ سے ادھر کان لگائیں اس کی ہدایت کو سمع قبول سے سنیں، اور ہر قسم کی بات چیت سے شور و شغب، اور ذکر و فکر چھوڑ کر ادب کے ساتھ خاموش رہیں تا کہ خدا کی رحمت و مہربانی کے مستحق ہوں ..... الخ۔

ان آداب کو پورا کرنا واجب ہے اور ترک واجب کرنے والا شرعاً فاسق اور مستحق عذاب ہے۔ کیونکہ یہ گناہ کبیرہ کا صدور ہوا جس سے توبہ واستغفار لازم ہے، رہا سجدۂ تلاوت تو وہ لاؤڈ اسپیکر و ٹیپ ریکارڈ سے واجب نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد ارشد اعظمی
دارالافتاء جامعہ عربیہ مطلع العلوم، وارانسی

الجواب (۳)

حامداً ومصلیاً

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے: اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا ...... یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے یہ حکم کسی مخصوص مجلس کے ساتھ مقید نہیں ہے بلکہ مطلقاً تمام مقامات کے لئے ہے خواہ مسجد ہو یا کوئی مجلس ہو یا کوئی مکان۔ قرآن کریم سننے کے آداب کا تعلق ان تمام صورتوں سے ہے جس میں کسی مسلمان کے کان میں کلام الٰہی کے الفاظ پہونچ جائیں خواہ وہ خود تلاوت کرنے والے کی زبان سے ہو یا اور کسی ذریعہ سے اس لئے سماعت کے آداب یعنی خاموشی اختیار کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کی طرف متوجہ رہنا اشد ضروری ہے ولا شک ان قوله فاستمعوا له وانصتوا امر وظاهر الامر للوجوب فمقتضاه ان يكون الاستماع والسكوت واجباً وانا نجرى هذه الآية على عمومها ففى اى موضع قرأ القرآن وجب على كل احد استماعه والسكوت فعلى هذا القول يجب الانصات لعابرى الطريق ومعلمى الصبيان۔۔

(تفسیر کبیر ص ۳۴۰ ج ۴)

وظاہر اللفظ یقتضی وجوبہا حیث یقرأ القرآن مطلقا وعامۃ العلماء علی استحبابہا خارج الصلوۃ۔ (تفسیر بیضاوی ص ۴۶۲ ج ۱)

شب برأت ورمضان المبارک ودیگر مواقع پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قرآن خوانی کی رسم، بہت سے منکرات ومکروہات کی جامع ہے مثلاً دوران تلاوت، ہنسی مذاق، گفتگو، اکل وشرب، بحث وتکرار بے توجہی، بے رغبتی، ریا وسمعہ وغیرہ زیادہ تر پایا جاتا ہے جو سراسر حکم خداوندی " واذا قرئ القرآن ..... کے خلاف ہے اور اخلاص وللہیت نہ ہونے کے باعث، اجر وثواب سے محرومی کا سبب ہے نیز قرآنی وقار وعظمت شان کے منافی ہونے کے باعث گناہ کو مستلزم ہے۔

لاؤڈ اسپیکر وکیسٹ کے ذریعہ قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے مگر عوام الناس توجہ نہیں دیتے اور سماعت نہیں کرتے یہ عدم احترام موجب گناہ ہے، بہت اونچی آواز سے قرأت کرنا ممنوع ہے اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے " ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا۔ اے نبی ص آپ اپنی نماز میں بہت جہر نہ کیجئے نہ بہت آہستہ پڑھئے بلکہ اس کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے مقصد اس حکم سے خشوع وخضوع حاصل کرنا ہے۔ جو فلاح وکامرانی کا ضامن ہے " قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خشعون " شارع علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میری امت کے اکثر قاری ریاکار ہوں گے، پس ریاکاری خشوع کے منافی ہے اور شبینہ وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال پسندیدہ نہیں ہے اور کیسٹ کے ذریعہ قرآن کریم کی بے حرمتی ہے کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت، خود تلاوت کنندہ کی تلاوت نہیں ہے بلکہ اس کی زبان سے ہونے والے تموج کو محفوظ کرلنے کے بعد بعض دوسرے ذرائع سے اس کے اندر آواز پیدا کردی جاتی ہے، اس لئے اس سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا، اس کی نظیر فقہاء کی یہ تصریح ہے کہ سکھائے

ہوئے پرندے اور گونج سے پیدا ہونے والی صدائے بازگشت سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا و لا تجب اذا سمعہا من طیر ہو المختار وان سمعہا من الصدی لا تجب علیہ کذا فی الخلاصۃ۔

(فتاوی الہندیہ ص ۶۹ ج ۱)

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

محمد نصیر الدین غفرلہٗ

دارالافتاء دائرۃ الاصلاح (چراغ علوم) بنارس

الجواب ④

باسمہ وحمدہ

الجواب وہو الموفق للصواب۔

۱۔ جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو جس جس کو آواز پہنچے ان تمام لوگوں کو خاموشی کے ساتھ سننا فرض ہے۔ خدائے عزوجل کا ارشاد عام ہے، یہ کسی خاص مجلس سے مقید نہیں۔ شامی میں ہے قولہ یجب الاستماع للقرأۃ مطلقاً ای فی الصلوۃ وخارجہا لان الآیۃ وان کانت واردۃ فی الصلوۃ علی ما مر فالعبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب

(ص ۳۶۶ ج ۱)

(۲) قرآن مجید کی تلاوت آواز سے کرنا بلاشبہ بہتر ہے مگر اتنی آواز سے نہیں کہ کسی نمازی یا ذاکر کے ذکر میں خلل ہو۔ یا کسی جائز نیند سونے والے کی نیند میں خلل آئے۔ یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے، یا بازار، یا عام سڑک ہو یا لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہوں اور کوئی سننے والا حاضر نہ رہے۔ ان تمام صورتوں میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہے

ان صورتوں میں بلند آواز سے تلاوت کرنے پر خود قاری گنہگار ہوگا دوسرے پر کوئی مواخذہ نہیں۔ شامی میں ہے وفی الفتح عن الخلاصۃ رجل یکتب الفقہ وبجنبہ رجل یقرأ القرآن فلا یمکنہ استماع القرآن فالاثم علی القاری وعلی ہذا لو قرأ علی السطح والناس نیام یاثم۔ اھ ای لانہ یکون سبباً لاعراضہم عن استماعہ او لانہم یوذیہم بایقاظہم ص ۳۶۶ ج ۱

(۳) اس صورت میں بھی گناہ دوکاندار پر رہے گا۔ وہ لوگ بری الذمہ ہیں جو اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں۔ چنانچہ اسی شامی میں ہے، الا انہ یجب علی القاری احترامہ بان لا یقرأہ فی الاسواق ومواضع الاشتغال دفعاً للحرج۔ ص ۳۶۷ ج ۱

(۴) لاؤڈ اسپیکر یا ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ آیت سجدہ تلاوت کی گئی تو سننے والے پر سجدہ واجب نہیں ہوگا، چونکہ صدائے بازگشت کے ذریعہ آیت سجدہ کے سماع سے سجدہ واجب نہیں رہتا۔ چنانچہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے وان سمعہا من الصدی لا تجب علیہ کذا فی الخلاصۃ (ص ۶۸ ج ۱)

بہرحال قرآن کو ہر حال میں احترام لازم ہے، اور اگر کوئی عذر نہ ہو تو سننے والے کو خاموشی کے ساتھ سننا بھی فرض ہے۔ ورنہ اول الذکر شخص قرآن کی حرمت کا پاس و لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا اور مؤخر الذکر شخص ترک فرض کی وجہ سے عند اللہ ماخوذ و گنہگار ہوگا ـــــ ہذا ما ظہر لی فی ہذا المقام والعلم بالحق عند ذی الجلال والاکرام ۔

کتبہ

الفقیر الوریٰ القاضی فضل احمد المصباحی

دارالافتاء مدرسہ ضیاء العلوم کچی باغ بنارس

الجواب بعون الملک الوہاب : قرآن کریم کی تلاوت کسی صورت میں کی جائے (لاؤڈ اسپیکر وغیرہ کے ذریعہ یا بغیر اس کے) اس کا بغور خاموشی و سکون و اطمینان کے ساتھ سننا واجب ہے۔ قرآن میں ہے "جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش رہو"۔ قرآن پاک کی تلاوت کے لئے اس کی عظمت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، "والاولیٰ ان یقرأ علیٰ وجہ یکون اقرب الی التعظیم"۔

(قاضی خاں ص ۷۹ ج ۱)

بلا ضرورت صرف تعلی و تفاخر کے طور پر لاؤڈ اسپیکر کا استعمال تلاوت کے لئے ہرگز روا نہیں، نیز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مشغول کار لوگوں تک تلاوت کی آواز پہونچانا یا ایسے مجمع یا ایسی جگہ قرآن پاک کی تلاوت کرنا خواہ یہ تلاوت لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ یا ٹیپ کے ذریعہ ہو یا بغیر اس کے ہرگز ہرگز روا نہیں کہ یہ قرآن کی عظمت سے مذاق کرنا ہے اور اس کا وبال قاری اور منتظم پر ہوگا۔ قاضی خاں میں ہے۔ "رجل یقرأ القرآن و بجنبہ رجل یکتب الفقہ لا یمکنہ ان یستمع کان الاثم علی القاری لانہ قرء فی موضع یشتغل الناس باعمالھم ولا شیٔ علی الکاتب۔

(ص ۷۹ ج ۱)

لاؤڈ اسپیکر یا ٹیپ سے آیت سجدہ کی تلاوت سننے والے پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ لان سماع اصوات ھؤلاء الآلات سماع معاد کالصدیٰ فمتیٰ لا یجب السجدہ علی سماع صوت الصدیٰ لا یجب علی سماع اصوات ھؤلاء الالات ایضاً۔ فی الفتح والھندیہ وتنویر ودر = وان سمعھا من الصدیٰ لا تجب علیہ (ہندیہ ص ۸۵ ج ۱) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

غلام احمد انور

دار الافتاء مدرسہ مدینۃ العلوم، وارانسی

الجواب ⑥

۲۸۶
۹۲

الجواب ــــــــ بعون الملک الوہاب ــــــــ

صورت مسئولہ میں شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ قرأت قرآن کیلئے جو مجلس منعقد کی گئی ہے اس مجلس کے تمام حاضرین پر قرآن کا سننا واجب ہے جیسا کہ قرآن عظیم بیان ہے۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش رہو۔ ع۲ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ کلام پاک کی تلاوت کا اہتمام اگر خاص اہلِ مجلس تک آواز پہونچانے کے لئے ہے تو درست ہے ورنہ محض تفاخر کی نیت سے دور تک لاؤڈ اسپیکر لگا کر آواز پہنچائی جائے تو ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ لاؤڈ اسپیکر یا بغیر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ ایسی جگہ قرآن کی تلاوت جائز نہیں جہاں لوگ توجہ نہ دینے ہوں اور اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں اس صورت میں قرآن عظیم کی بے حرمتی ہے اور اس کا وبال قاری و منتظم دونوں پر ہوگا۔ جیساکہ قرآن میں اقترب للناس حسابھم الخ ع۳ اگرچہ ٹیپ ریکارڈ یا لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر خاموشی سے سننا واجب نہیں لیکن قرآن پاک کی بے حرمتی ہوتی ہے لہذا چند لوگ ہوں اور اپنے دوسرے کاموں میں مشغول ہوں وہاں یہ آواز نہ پہونچائی جائے اگر برکت وغیرہ کی غرض سے ہے تو آہستہ رکھیں اور بغور سنیں تاکہ اس کی حرمت پر کوئی آنچ نہ آوے۔ قرآن شریف کی عظمت اور اسکی تلاوت کی حرمت چونکہ قطعی ہے لہذا کسی طرح کی بے حرمتی کرنے والا عند اللہ مجرم و لائق سرزنش ہے۔

ع۴۷ ٹیپ ریکارڈ یا لاؤڈ سپیکر وغیرہ کی آواز پر سجدۂ تلاوت سننے والے پر واجب نہیں ہوتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

معین الدین احمد فاروقی
خانقاہ نوریہ حمیدیہ رشیدیہ، خشکرتالاب
وارانسی

قرآن کی عظمت
قرآن کی زبانی

"ہرگز نہیں، یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے، تو جس کا جی چاہے اس نصیحت کو قبول کرے، یہ قرآن لوحِ محفوظ کے با عزت صحیفوں میں درج ہے، یہ صحیفے بلند مرتبہ اور مقدس ہیں، اور تحریر کرنے والے بزرگ اور نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں۔"
(سورہ عبس پ ۳۰)

"اگر ہم اس قرآن کو اپنے پیغمبر کے دل کی جگہ، کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم یقیناً دیکھتے کہ پہاڑ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے دبا ہوا ہوتا اور ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ دیکھو یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں سمجھیں۔" (سورہ حشر)

"اللہ نے بڑا عمدہ کلام نازل کیا ہے، یہ ایسی کتاب ہے کہ اسکی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں، بار بار دھرائی جاتی ہیں۔ ان آیات کی تلاوت سے ان لوگوں کے بدن تھرا اٹھتے ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔" (سورہ زمر پ ۲۳)

"اور یہ کافر باہم یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور اسکی تلاوت کے دوران شور و غل مچاؤ۔" (پ ۲۵)